Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ :- ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳ روپے، سہ ماہی ۷، ماہوار ۲½ — فی پرچہ ۱ آنہ

یوم شنبہ — ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۱۵ امان ۱۳۳۱ ہش | ۱۵ مارچ ۱۹۵۲ء | نمبر ۶۵

اخبار احمدیہ

ناصر آباد اسٹیٹ سندھ ۱۴ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت تو اچھی ہے لیکن کچھ پیچش کی شکایت ہے احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۱۳ مارچ۔ "حضرت اماں جان ام المومنین اطال اللہ ظلہا کی حالت بدستور ہے البتہ بخار میں کسی قدر کمی ہے۔ لیکن اب بھی بخار ہوتا ہے۔ اور کمزوری بھی زیادہ ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے خصوصیت سے دعائیں جاری رکھیں"

قراردادِ مقاصد کی بنیاد پر نیا آئین بنانے کا کام جلد سے جلد مکمل کیا جائے

مجلس دستور ساز سے سرحد اسمبلی کی متفقہ سفارش

پشاور ۱۴ مارچ۔ آج سرحد اسمبلی نے اتفاق رائے سے ایک غیر سرکاری قرارداد منظور کی جس میں مجلس دستور ساز سے سفارش کی گئی ہے کہ قراردادِ مقاصد کی بنیاد پر ملک کا نیا آئین جلد سے جلد مرتب کیا جائے۔ اس قرارداد کی جسے خان محمد اسلم نے پیش کیا اسمبلی کے ہر طبقہ نے پرزور تائید کی۔ اس پر بحث میں بارہ ممبران نے حصہ لیا۔ مخالف پارٹی کے پیرزادہ احمد گل نے قرارداد پر تقریر کرتے ہوئے کہا پاکستان کو ایسا ملک ہونا چاہیئے کہ باقی اسلامی دنیا اس کی تقلید کرے اور رہنمائی کے لئے ہمیشہ اس کی طرف رجوع کرے۔ انہوں نے صوبائی حکومت کی تعریف کی کہ اس نے بہت سے معاملات میں شریعت کے مطابق قانون بنانے کی کوشش کی ہے بالخصوص وراثت وغیرہ سے متعلق شخصی قانون میں شرعی احکامات کے مطابق ترمیم کر کے پاکستان کے ہمسایہ ملک افغانستان کے لئے مثال قائم کر دکھائی ہے انہوں نے افغانستان کے حکمران طبقہ کی موجودہ روش کو سراسر غیر اسلامی بتایا۔ وزیر اعلیٰ خان عبدالقیوم خان نے بحث کا جواب دیتے ہوئے آئین سازی کے سلسلے میں ممبران کے مشوروں کو سراہا۔ انہوں نے کہا آئین مرتب کرنا مجلس دستور ساز کا کام ہے ہم اس بارے میں محض سفارش کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ آئین سازی کوئی آسان کام نہیں ہے۔ مجلس دستور ساز کی سب کمیٹیاں بہت سے جمہوری اور بالخصوص اسلامی ملکوں کے آئین کا مطالعہ کر رہی ہیں۔ ان کو مشورہ دینے اور اس کام میں ان کا ہاتھ بٹانے کے لئے مقتدر علماء کا ایک بورڈ بھی قائم ہے۔ جو تعلیمات بورڈ کہلاتا ہے انہوں نے ایوان کو یقین دلایا کہ مرکزی حکومت آئین سازی سے متعلق عوام کی اس خواہش سے پوری طرح باخبر ہے کہ نیا آئین بنانے کا کام جلد سے جلد مکمل کیا جائے۔ صوبہ سرحد کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ صوبائی اسمبلی میں جتنے بھی بل پیش کئے گئے ہیں ان میں اسبات کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ وہ شریعت کے مطابق ہوں اسی طرح بعض سابقہ قوانین میں اس غرض کے تحت ترامیم کی گئی ہیں کہ وہ بھی شرعی احکامات کے قریب تر آجائیں۔ انہوں نے مزید بتایا سرحد پہلا صوبہ ہے۔ جس نے شریعت کے مطابق اوقاف کا انتظام کرنے کے لئے خیراتی کاموں کا ادارہ قائم کیا۔ اس سے قبل ایک ارد دید پہ تبصرہ کرتے ہوئے جس میں محتاج خانے کھولنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ وزیر متعلقہ میاں جعفر شاہ نے بتایا کہ پشاور میں عنقریب ایک محتاج خانہ کھولا جائے گا

سوالات کے وقت وزیر اعلیٰ خان عبدالقیوم خان نے ایوان کو بتایا کہ ضلع ہزارہ کے علاقے میں توسیع کی وجہ سے حکومت ضلع کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

ڈاکٹر گراہم نئی دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۱۴ مارچ۔ سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم ہوائی جہاز کے ذریعہ آج کراچی سے نئی دہلی پہنچ گئے وہاں وہ ریاست جموں و کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے سوال پر حکومت ہندوستان سے مزید بات چیت کریں گے۔

خسارے کے بجٹ

نئی دہلی ۱۴ مارچ۔ آج ہندوستان کی دو صوبائی اسمبلیوں میں نئے سال کے لئے خسارے کے بجٹ پیش کئے گئے چنانچہ مغربی بنگال کے بجٹ میں ۵ کروڑ ۵۰ لاکھ اور بہار کے بجٹ میں ایک کروڑ ۵۳ لاکھ روپے کا خسارہ دکھایا گیا ہے

پنجاب اسمبلی کی امروزہ کارروائی

لاہور ۱۴ مارچ۔ آج پنجاب اسمبلی میں ضمنی اخراجات کے ۹ مطالبات منظور کئے گئے۔ اس ضمن میں مخالف جماعت کے ممبران کی طرف سے محکمہ خوراک کی کارکردگی پر کڑی نکتہ چینی کی گئی۔ اور اسے موجودہ غذائی صورتِ حال کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے غذائی صورت حال کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ خوراک کی کمی محض عارضی تھی۔ جس پر قابو پا لیا گیا ہے۔ اس کی ذمے داری بعض سماج دشمن عناصر پر عاید ہوتی ہے۔ جنہوں نے منافع اندوزی کی خاطر اناج کو روکے رکھا "یوم آٹا" کے سلسلہ میں گذشتہ دنوں جو ہنگامہ ہوا تھا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا اس ہنگامے میں ایک سیاسی جماعت کے ممبروں کا ہاتھ تھا۔ وہ اس وقت کی عارضی صورت حال سے بعض سیاسی اغراض کے تحت ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔

مغربی طاقتوں کی طرف سے روس کو صلحنامۂ آسٹریا پر دستخط کرنے کی دعوت

لندن ۱۴ مارچ۔ امریکہ برطانیہ اور فرانس نے روس سے کہا ہے کہ آسٹریا کو مکمل آزادی دینے کے لئے وہ ایک مختصر صلحنامہ پر دستخط کرنا منظور کرے کل ماسکو میں امریکہ برطانیہ اور فرانس کے سفیروں نے روسی حکام کو آٹھ نکاتی صلحنامہ کا مسودہ پیش کیا۔ صلحنامہ میں تجویز کیا گیا ہے کہ آسٹریا پر جن کا قبضہ ہے وہ ان تمام املاک سے دستبردار ہو جائیں جنہیں انہوں نے تاوانِ جنگ کے طور پر اپنے قبضہ میں لے رکھا ہے۔ نیز یہ کہ معاہدہ پر دستخط ہونے اور آسٹریا کی خودمختاری تسلیم کرنے کے بعد تین ماہ کے اندر اندر تمام غیر ملکی فوجیں واپس بلا لی جائیں۔ مسودے میں جرمنی اور آسٹریا کے سیاسی اتحاد کی بھی ممانعت کی گئی ہے۔

پاکستان پارلیمنٹ کے بجٹ سیشن کا آغاز

شاہ جارج ششم کی یاد میں اجلاس احتراماً ملتوی

کراچی ۱۳ مارچ۔ پاکستان پارلیمنٹ کا بجٹ سیشن آج صبح شروع ہوا۔ آج کا اجلاس کسی قسم کی سرکاری کارروائی کئے بغیر شاہ جارج ششم آنجہانی کی وفات کے احترام میں ملتوی کر دیا گیا۔ آج جب اجلاس شروع ہوا۔ تو متفقہ طور پر ایک تعزیتی قرارداد منظور کی گئی۔ جس میں برطانیہ کے شاہی خاندان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ یہ قرارداد وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے پیش کی۔ اس موقعہ پر ایوان کے صدر وزیر اعظم اور مخالف پارٹی کے لیڈر نے تقاریر کرتے ہوئے اس امر کا خاص طور پر ذکر کیا کہ شاہ جارج ششم آنجہانی کے دورِ حکومت کا سب سے اہم واقعہ یہ ہے کہ پاکستان، ہندوستان برما اور لنکا کو آزادی ملی۔

مشرقی بنگال میں آبی راستے تعمیر کرنے کی سکیم

ادارہ خوراک و زراعت کے ماہرین کی سفارشات

ڈھاکہ ۱۴ مارچ۔ اقوام متحدہ کے محکمہ خوراک و زراعت کے ماہروں نے سفارش کی ہے کہ مشرقی بنگال میں ذرائع حمل و نقل کو بہتر بنانے کے لئے آبی راستے تعمیر کئے جائیں۔ ان راستوں کی تعمیر پر اندازاً ۱۸ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ ماہرین نے اس سلسلے میں ادارۂ خوراک و زراعت کو جو رپورٹ پیش کی ہے۔ اس میں بعض قدیم دریاؤں کو جو اب خشک پڑے ہیں۔ آبی راستوں میں تبدیل کرنے کی سکیمیں شامل ہیں۔ رپورٹ میں تجویز کیا گیا ہے کہ آبی راستوں پر جو خرچ آئے گا۔ وہ ان لوگوں سے ٹیکس لگا کر وصول کیا جا سکتا ہے جنہیں ان سے فائدہ پہنچیگا۔ ان راستوں کے فائدوں پر روشنی ڈالتے ہوئے رپورٹ میں لکھا ہے کہ حمل و نقل کے سستے ذرائع مہیا ہونے کے بعد پٹ سن کی برآمد میں اضافہ ہو جائے گا نیز آبپاشی، پانی کی نکاسی اور بجلی وغیرہ پیدا کرنے میں بھی بہت مدد ملے گی۔

۴ چیف انجینئروں کے خلاف مقدمے چلائے جا رہے ہیں۔ آج جناح عوامی لیگ کے سردار افضل چیمہ نے سول اینڈ ملٹری گزٹ کے ایک ایڈیٹوریل پر بحث کرنے کا نوٹس دیا۔ اسپیکر نے بحث کرنے کی اجازت کا فیصلہ کل پر ملتوی کر دیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی — مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

پیغامِ امام بنام جماعت احمدیہ ہندوستان

از سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

برادران جماعت احمدیہ ہندوستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالےٰ کی مشیت اور اس کے خاص تصرف کے ماتحت ہندوستان کی جماعتیں اب پاکستان اور ہندوستان کے نام سے دو حصوں میں تقسیم ہو چکی ہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ سیاسی طور پر تقسیم ہو چکی ہیں بلکہ بین الملکی اختلافات کی وجہ سے آپس میں میل جول بھی بہت ہی محدود رہ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہندوستان کی جماعتیں پاکستان میں شائع شدہ لٹریچر سے خواہ وہ موقت الشیوع ہو یا مستقل ہو بہت حد تک محروم رہ گئی ہیں۔ ان حالات میں یہ ضروری تھا کہ قادیان سے ایسے لٹریچر شائع کرنے کی تدبیر کی جاتی جو کہ آسانی کے ساتھ ہندوستانی جماعتوں تک پہنچ سکتا۔ چنانچہ اس بات کے مدنظر میں نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بار بار ہدایت کی کہ وہ کم سے کم ایک ہفتہ واری اخبار قادیان سے جاری کرنا شروع کریں۔ تاکہ قادیان اور ہندوستان کی دوسری جماعتوں میں اتصال و اتحاد پیدا ہو۔ اب مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ بدر کے نام سے ایسے اخبار کے جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور وہ عنقریب شائع ہونے والا ہے۔ یہ مضمون میں اسی اخبار کے لئے بھجوا رہا ہوں۔

سب سے پہلے تو میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس اخبار کو بہتر سے بہتر کام کرنے کی توفیق بخشے۔ اور اس اخبار کو چلانے والوں کو ظاہری اور باطنی علوم عطا کرے۔ جن سے وہ قوم اور ملک کی صحیح راہ نمائی کر سکیں۔ اور جماعت احمدیہ کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس اخبار کو خرید کر اخبار کی اشاعت کو وسیع سے وسیع کرتے چلے جائیں۔ اور ملک کے ہر گوشہ میں اسے پھیلا دیں۔ یہاں تک کہ یہ اخبار روزانہ ہو جائے اور وسیع الاشاعت ہو جائے۔ اس اخبار کا نام بدر رکھا گیا ہے۔ اور یہ نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پسندیدہ تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رؤیا و کشوف شائع کرنے میں ایک زمانہ میں اس اخبار کو خاص اہمیت حاصل ہو گئی تھی۔ کیونکہ مفتی محمد صادق صاحب ہی اس کے ایڈیٹر تھے۔ اور مفتی محمد صادق صاحب ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرائیویٹ سیکرٹری کا کام کرتے تھے۔ اس لئے انہیں الہامات کے جلد سے جلد حاصل کرنے کا موقعہ دوسروں سے زیادہ مل جاتا تھا۔ میں امید کرتا ہوں کہ اب ان الہامات کی تشریح اور تفسیر اور ان کا مقصد اور مدعا بتانے اور شائع کرنے میں یہ اخبار پیش پیش رہے گا۔

برادران۔ ہم سب جانتے ہیں کہ یہ وقت ہندوستان اور پاکستان کے لوگوں کے لئے بڑا نازک ہے۔ اور جماعت کے لئے خصوصاً نازک ہے۔ مگر ہم ایک ایسے خدا کے بندے ہیں اور اس پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں۔ جس کے ایک اشارے سے دنیا میں پیدا ہوتی اور مٹتی ہیں۔ اور قومیں ابھرتی اور گرتی ہیں۔ اور حکومتیں قائم ہوتی اور تباہ ہوتی ہیں۔ پس ہمارے حوصلے دوسرے لوگوں کے حوصلوں کی طرح نہیں ہونے چاہئیں۔ جن کا کام خدا نے کرنا ہے۔ انہیں ایسے حالات کی طرف نگاہ کرنا جائز ہی نہیں ہو سکتا۔ آپ لوگ خدا کا ہتھیار ہیں۔ آپ لوگ خدا کی تدبیر ہیں۔ آپ لوگ وہ بیج ہیں جو خدا تعالےٰ نے دنیا میں بکھیرا ہے۔ نہ خدا کا ہتھیار کند ہو سکتا ہے۔ نہ خدا کی تدبیر ضائع ہو سکتی ہے۔ نہ خدا کے پھینکے ہوئے بیجوں کو اکھیڑا جا سکتا ہے۔ پس اپنی نظریں آسمان کی طرف رکھو۔ اور زمین کی طرف مت دیکھو۔ یہ نہ دیکھو کہ تمہارے دائیں بائیں کون ہے۔ بلکہ یہ دیکھو کہ تمہارے سر پر کس کا سایہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ اور فرشتوں کی فوجیں تمہارے پیچھے ہیں سچائی اور حق اور انصاف کو تم نے قائم کرنا ہے۔ نیکی اور تقوےٰ کو تم نے پھیلانا ہے آئندہ دنیا کی زندگی اور اس کی ترقی تمہارے ساتھ وابستہ ہے۔ اور کائنات کی حرکت تمہارے اشاروں پر تیز یا سست ہونے والی ہے۔ پس اپنی ذمہ واریوں کو سمجھو۔ تبلیغ کو وسیع کرو۔ زیادہ سے زیادہ یک رنگی اور اتحاد پیدا کرو۔ اپنے مرکز کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرو اور ایسا کبھی نہ ہونے دو کہ تمہیں قادیان آنے کی فرصت حاصل ہو اور تم اس سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔

دنیا تم پر ہنس رہی ہے اس لئے کہ تم پارہ پارہ ہو چکے ہو۔ لیکن خدا کے فرشتے آسمان پر تمہارے لئے ہنس رہے ہیں۔ اس لئے کہ تم فاتح کامیاب اور کامران ہو۔ اندھا جو کچھ بیان کرتا ہے۔ وہ قابل اعتبار نہیں۔ بینا جو کچھ دیکھتا ہے وہ صحیح ہے۔ پس خدا کی باتوں پر یقین رکھو۔ اور لوگوں کی باتوں پر کان نہ دھرو۔ ہوگا وہی جو خدا چاہتا ہے۔ خواہ اس امر کے رستہ میں مشکلات کے پہاڑ ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ ہو۔ اور تم کو ایسے طریق پر کام کرنے کی توفیق دے کہ خدا کے فضلوں کی بارش تم پر ہو۔ اور ہمیشہ ہوتی رہے۔ آمین

(منقول از اخبار بدر قادیان ۷ مارچ ۱۹۵۲ء)

خدام الاحمدیہ — مشرقی پاکستان

ڈاکٹر عبد الصمد خان صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ

مشرقی پاکستان میں احمدی نوجوانوں کی تنظیم کے لئے ضروری تھا۔ کہ مقامی طور پر صوبجاتی نظام کے ماتحت نائب صدر خدام الاحمدیہ مقرر کیا جاتا۔ جو جملہ احمدی نوجوانوں کی تنظیم کرتا۔ اور ہر جماعت میں خدام الاحمدیہ قائم کرتا۔

مکرم امیر صاحب جماعت ہائے مشرقی پاکستان نے اس عہدہ کے لئے مکرم ڈاکٹر عبد الصمد خان صاحب کے نام کی سفارش مرکز میں کی۔ مرکزیہ دفتر خدام الاحمدیہ نے اسے حضور کی خدمت میں پیش کی۔ حضور نے اس تقرر کو منظور فرما لیا ہے۔ اور اس کی اطلاع مرکز کی طرف سے صوبائی امیر اور ڈاکٹر صاحب کو بھجوائی جا چکی ہے

صوبائی نائب صدر کا کام اپنے صوبہ کی ہر جماعت میں خدام الاحمدیہ کی تنظیم کرنا۔ انہیں بیدار رکھنا ہے۔ یہ اعلان محض احباب مشرقی بنگال کی اطلاع کے لئے کیا جاتا ہے۔ تا وہ مکرم ڈاکٹر عبد الصمد صاحب کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

میٹرک پاس طلباء جامعہ احمدیہ میں داخل ہوں

میٹرک کے امتحانات ہو رہے ہیں۔ احمدی والدین کو چاہیئے کہ اپنے ہونہار اور کامیاب بچوں کو خدمت دین کے لئے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔ جامعہ احمدیہ میں چار سال تعلیم پانے کے بعد ایسے طلباء پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کر سکیں گے انشاء اللہ۔ اس طرح یہ بچے عربی اور دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت اسلام کے قابل ہو سکیں گے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بن سکیں گے۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا منشاء مبارک ہے کہ میٹرک پاس طلباء بکثرت وقف زندگی کر کے تعلیم دین حاصل کریں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

ضروری اعلان

جملہ امراء، پریذیڈنٹ و سیکرٹریان تبلیغ و سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے۔ کہ مورخہ ۳۰/۳/۵۲ بروز اتوار بوقت دس بجے صبح مسجد احمدیہ کبوترانوالی میں ایک ضروری اجلاس ہوگا۔ جس میں ضلع سیالکوٹ کے لئے تبلیغی پروگرام وغیرہ کے متعلق غور کیا جائے گا لہٰذا جملہ متعلق عہدہ داران جماعت ہائے سیالکوٹ اس اجلاس میں وقت مقررہ پر شریک ہو کر اسے کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۱۵ر مارچ ۱۹۵۲ء

قربانی کا زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں

مارچ ۳۱ تک تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے والے احباب خاص ثواب کے مستحق ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۳۱ر مارچ کی تاریخ تک اپنا وعدہ پورا کرنے والوں کے لئے سابقون کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اور احباب جانتے ہیں کہ سابقون کا درجہ کیا ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

السابقون السابقون اولٓئک ھم المقربون

یعنی اللہ تعالےٰ کے مقربین وہی ہوتے ہیں۔ جو نیکی کے کام میں سب سے پہلے آگے آتے ہیں۔ حقیقت واضح ہے کہ جو دوست اپنے پیارے امام کی آواز پر سب سے پہلے دوڑ کر آتے ہیں۔ ان کا ایمان زیادہ وزنی زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ اور نیکی کا درجہ ایمان کی مضبوطی کے بقدر ہی ہوتا ہے۔ اس کی وجہ صاف ہے ایک تو یہ کہ جس کا ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ وہ اس کام کی تکمیل میں جس کے لئے اس کو بلایا جاتا ہے اپنا حصہ پورا پورا ہی نہیں ادا کرتا۔ بلکہ اس کے جلد سے جلد انجام پانے میں مدد و معاون ہوتا ہے۔ اور اس لئے ایسے کام کے جلد سے جلد تکمیل پانے کے جو انعامات قوم کے لئے اللہ تعالےٰ کی درگاہ سے مقرر ہوتے ہیں۔ وہ بھی اتنا ہی جلد حاصل ہوتے ہیں۔ جتنا جلد اس نیکی کے کام کی تکمیل میں سعی و کوشش کی جاتی ہے۔

احباب کو یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ تحریک جدید کی آمد زیادہ تر غیر اسلامی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے خرچ ہو رہی ہے۔ تحریک جدید کی آمد سے ہی یہ ممکن ہوا ہے کہ ہم نے تقریباً تمام دنیا کے ممالک میں اسلام کا بیج بکھیر دیا ہے۔ یہ فی ذاتہ ایک عظیم الشان کام ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ کفر کے طوفانی سمندروں میں ہماری سعی و کوشش ابھی اس ننھی سی کشتی کی مثال ہے کہ جو ہے تو شکستہ مگر گہرے سے گہرے پانیوں میں ڈال دی گئی ہے۔ جہاں سر بفلک موجیں اٹھتی ہیں اور چاہ یوسف سے بھی گہرے بھنور رقص کرتے ہیں۔

بے شک اس کشتی کا اللہ تعالےٰ ہی محافظ ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کی سنت یہی ہے کہ وہ اپنے بندوں کے ذریعہ اس کو مضبوط بھی بناتا ہے اور انہی کے ذریعہ اس کو طوفانوں سے پار بھی کرتا ہے۔

خیال فرمائیے کہ ایک شکستہ کشتی جو طوفان خیز پانیوں میں ہچکولے کھا رہی ہے۔ اگر اس کو مضبوط سے مضبوط تر نہ کیا جائے گا۔ تو خدانہ کرے وہ دم نہ توڑ دے گی۔ اور کیا اس طرح ہمارا کیا کرایا ضائع نہ ہو جائے گا؟

اگر کھیت میں بیج بکھیر کر دہقان آبیاری نہ کرے۔ اور اسی پر مطمئن ہو کر بیٹھ جائے کہ بیج بکھیر دیا گیا ہے۔ تو اس کو فصل کی امید بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جب تک بیج بکھیرنے کے ساتھ ساتھ کھیت کو پانی دینے کی سبیل نہ کرے گا بیج اگے گا کیسے اور کس طرح بڑھ کر پھولے گا اور پھلے گا؟

دہقان بیج بکھیر کر بےفکر ہو کر بیٹھ نہیں رہتا۔ بلکہ اس کی کوشش پہلے سے بھی زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اگر بیج نہ بکھیرا ہوتا تو کم سے کم بیج ہی بچ جاتا۔ مگر جب بیج بکھیر دیا۔ تو اگر اس کی نشوونما کے لئے محنت نہ کی گئی۔ تو فصل تو فصل بیج بھی ضائع گیا۔ پھر جب تک دہقان وقت پر آبیاری نہ کرے۔ بیج ضرور ضائع ہو جائے گا۔ بعد از وقت آبیاری کرنے سے تو بجائے فائدہ کے اور بھی نقصان ہوتا ہے۔ جب ایک دفعہ قدم اٹھا لیا۔ تو اب بےفکر بیٹھنے کا زمانہ سمجھئے کہ رہا ہی نہیں۔ بیج بکھیر کر تو ذمہ واری دہ گنا نہیں صد گنا نہیں بلکہ ہزار گنا بڑھ جاتی ہے۔

اسلام کا بیج دنیا کے تمام کناروں پر بکھیرنے والے دہقانو اٹھو۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کا وقت گذر گیا۔ اب قدم پیچھے نہیں ہٹایا جا سکتا۔ اپنے پیارے امام کے الفاظ سن لو۔

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدہ کریں۔ وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ ۳۱ر مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔"

"آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے والوں کی کوشش آپ کا حق ہے جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔"

اسلامی اور مذہبی حکومت

ہفت روزہ "الاعتصام" ۱۴ر مارچ ۱۹۵۲ء میں ایک نوٹ بعنوان "اسلامی یا مذہبی" "الجمعیۃ" دہلی سے بلا تبصرہ نقل کیا گیا ہے جو ذیل میں درج ہے۔

"پاکستان کے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے کراچی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ غلط ہے کہ پاکستان مذہبی حکومت قائم کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ کیونکہ اسلامی حکومت کا مطلب مذہبی حکومت نہیں ہے۔ مگر کوئی بتائے کہ سر موصوف کے ارشاد کا کیا مطلب ہوا؟ اگر مطلب یہ ہے کہ اسلام وہ مذہب نہیں ہے جو چند رسوم کا مجموعہ ہے۔ بلکہ وہ ایک نظام زندگی ہے۔ جو افکار اصول پر مبنی ہے۔ تو پھر یہ الفاظ کا ہیر پھیر ہوا۔ اور اس میں بھی پاکستان ناکام رہا۔ کیونکہ پاکستان کا نظام زندگی بھی اسلامی نہیں ہے۔ بلکہ وہی سب وہاں بھی ہے۔ جو دوسری جگہ ہے۔ اگر موصوف یہ چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان ایک ایسی سٹیٹ ہے جو مسلمانوں کے لئے اسلامی اور غیر مسلموں کے لئے سیکولر ہے تو اس پالیسی کی وضاحت ہونی چاہیئے اور یہ بھی بتانا چاہیئے کہ ایک حکومت بیک وقت اسلامی بھی ہو سکتی ہے۔ اور غیر اسلامی بھی اور ان دونوں نظریوں میں کوئی حد فاصل بھی قائم کی جا سکتی ہے۔ اصل میں سر ظفر اللہ خان اس الزام سے بچنا چاہتے ہیں جو پاکستان کے سیکولر نہ ہونے سے اس پر لگایا جا رہا ہے۔ مگر وہ سیاسی اور اور مذہبی حکومت میں فرق کرنے سے کبھی دور نہ ہٹ سکیں گا۔" (الجمعیۃ)

(الاعتصام ۱۴ر مارچ ۱۹۵۲ء)

بات دراصل یہ ہے کہ ہم مغربی اصطلاحات بغیر اس بات کو سمجھے کہ وہ کن عوامل کے زیر اثر کن حالات میں وضع کی گئیں اختیار کر لیتے ہیں۔ اور پھر ان پر بحثیں شروع کر دیتے ہیں۔ سیکولر حکومت اور مذہبی حکومت کی اصطلاحات بھی اسی قسم کی ہیں۔ ازمنہ وسطیٰ تک جو عیسائیت یورپ میں پھیلی ہوئی تھی۔ وہ محض چند رسومات کا پلندہ بن کر رہ گئی تھی۔ اور ان رسومات کو محض خیالی تقدس کے لباس سے آراستہ کر دیا گیا تھا۔ کفارہ یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا تمام دنیا کے گناہوں کے لئے صلیب پر جان دینا عشاء ربانی یعنی شراب کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا خون اور روٹی کے ٹکڑے کو آپ کا گوشت تصور کرنا اس قسم کی رسومات تھیں۔ جن سے مذہب عیسائیت کا ڈھانچہ تیار کیا گیا تھا۔ ان رسومات کو ہی مذہب کا اوڑھنا بچھونا سمجھا جاتا تھا۔ اگر کوئی عیسائی ان پر اعتراض کرتا تو اسے ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا جاتا عقل کو مذہب میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں تھا۔ اس سے عیسائی دنیا میں بڑی ابتری پیدا ہو گئی تھی۔

اس عہد میں دراصل پوپ اور اس کے ماتحت پادریوں کا دور دورا تھا۔ بادشاہ تک اپنی حکومت کا جواز پوپ سے حاصل کرتے تھے۔ اس وقت تک جو فرقے عیسائیت میں پائے جاتے تھے۔ وہ محض مختلف مقدس بزرگوں یا خانقاہوں کے نام پر ہوتے تھے۔ جہاں تک اعتقادات کا تعلق ہے۔ ان میں ایک ہی مشترکہ بات تھی کہ عقل کو مذہب میں دخل نہیں۔ صلیبی جنگوں میں جب اسلامی دنیا سے یورپ کو واسطہ پڑا۔ اور اسلامی علوم سے یورپ کے بعض فہمیدہ لوگ آشنا ہوئے تو کلیسا کا طلسم ٹوٹنا شروع ہوا۔ اب اختلاف رائے کی بناء پر کئی ترقی پسند فرقے معرض وجود میں آنے لگے۔ جن کی بنیاد عقلی باتوں پر رکھی گئی۔ مگر دوسری طرف قدیم مدرسہ کے پادری اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہے۔ اس طرح آہستہ آہستہ مذہب اور عقل کا معرکہ یورپ میں شروع ہو گیا۔

یہ ایک پہلو تھا دوسرا پہلو یہ تھا کہ جو مختلف فرقے یورپ کے زمانہ احیاء میں پیدا ہو گئے تھے۔ ان میں باہم سخت کشمکش رونما ہو گئی۔ جس فرقہ کی حکومت ہو جاتی۔ یعنی اگر کسی ملک کا بادشاہ ایک فرقہ میں شامل ہو جاتا

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

قرآن مجید کی معجزانہ بلاغت و ترتیب کی چند ایک مثالیں

(از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ)

اس سلسلۂ مضمون کی سابقہ دو قسطوں میں وضاحت سے یہ تبلایا جا چکا ہے کہ لفظ قال قرآن مجید کی آیات میں جہاں حذف کیا گیا ہے۔ وہاں یہ حذف موقع و محل کے تقاضہ سے ہوا ہے۔ قرآن مجید میں اس قسم کا حذف بالالتزام کیا گیا ہے۔ اب میں ذیل میں اختصار سے ایسی آیات بطور حوالہ درج کرتا ہوں۔ تا قارئین پر واضح ہو جائے۔ کہ مذکورہ بالا نظریہ محض ایک خیال ہی نہیں۔ بلکہ امرِ واقعہ ہے۔ اس سے یہ بھی اندازہ ہو جائے گا۔ کہ قرآن مجید علیم و خبیر خدا کا کلام ہے۔ نہ کہ انسان کا۔

اول اس لئے کہ اس کا اسلوبِ بیان اس اسلوبِ بیان سے بالکل نرالا ہے۔ جو انسانی کلام کا ہے۔

دوم: اس لئے کہ غائت درجہ اختصار کے باوجود اپنے اندر ایک وسیع معلومات کا خزانہ رکھتا ہے۔ اور اس میں علم غیب ہے۔ جس کا احاطہ کرنا انسان کی طاقت میں نہیں۔ اور اس کلام کے ساتھ قادرانہ تصرفات کارفرما ہیں۔ جو اپنی نوعیت میں بالکل خارق عادت ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

کلامِ پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے
خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

وہ آیات جن میں قال یا قلنا کا لفظ حذف ہے۔ سابقہ مضمون کے بعد حسب ذیل ہیں:-

(۳) واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا... واتخذوا من مقام ابراھیم مصلًّی ط (سورہ بقرہ ع ۱۵)

یعنی یاد کرو وہ وقت کہ جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے قیامگاہ اور امن کی جگہ بنایا..... اور بناؤ مقام ابراہیم کو جائے نماز۔"

اس آیت کے پہلے حصہ میں اس مشہور واقعہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جس کا تعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک بے آب و گیاہ لق و دق جنگل میں اپنی بیوی اور بچے کو خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے چھوڑا۔ وہاں ذرائع و وسائلِ معیشت معدوم تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے کامل بے بسی اور بے کسی کی حالت میں تمام ضروری اسباب ان دونوں کے لئے پیدا کر دیئے۔ یہاں تک کہ وہ وقت آیا۔ کہ خدا تعالیٰ کا یہ حکم صادر ہوا۔ کہ ابراہیمؑ کے مقام کو نمازگاہ بنایا جائے۔ اور اسی نے اس جگہ کو امن کی جگہ بنایا۔ اور یہ عزت دی۔ کہ لوگ بار بار اسی کی طرف لوٹتے اور رجوع کرتے ہیں۔ آیت کے پہلے حصہ کے بعد "ط" کا وقف مطلق ہے۔ اور دوسرے حصہ کے آخر میں بھی "ط" کا وقف ہے۔ یہ وقفے دو مختلف زمانوں پر دلالت کرتے ہیں۔ اور لفظ "قال" دوسرے حصہ سے پہلے اس لئے حذف کیا گیا ہے۔ کہ مقام ابراہیمؑ کو جو لوگوں کے لئے قبلہ بنایا گیا۔ اس میں خالص ملائکۃ اللہ کے تصرفات کا تعلق تھا۔ نہ کسی انسان کا دخل اور واسطہ۔

(۴) صبغۃ اللہ ج ومن احسن من اللہ صبغۃً ز ...... ونحن لہ عابدون۔

(البقرہ ع ۱۶ آیت ۱۳۹)

یعنی اللہ کا رنگ اختیار کرنا۔ اور رنگ میں اللہ سے اچھا کون ہے ...... اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔"

اس آیت میں نحن لہ عابدون سے پہلے "یقولون" محذوف ہے۔ بوجہ اس کے کہ وہ لوگ جو کہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہیں۔ ان کا عمل ان کی عبودیت پر شہادت دیتا ہے۔ اس آیت میں تین جملے ہیں۔ ہر جملے کے خاتمہ پر ایک وقفہ کی علامت ہے۔ پہلے جملے میں امر کا صیغہ محذوف ہے۔ اور یہ جملہ یوں ہے۔ اصطبغوا بصبغۃ اللہ۔ یہ ترکیب اپنے اندر بہت ہی قوت اور تاکید رکھتی ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے اخلاق کو اپنانا ہوگا۔ کیونکہ اس کے اخلاق سے بڑھ کر اچھے اخلاق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اخلاق کو اپنانا ہی اصل عبادت ہے۔ لفظ عبودیت کے معنوں میں بھی یہی مفہوم پایا جاتا ہے۔ کہ اپنی مرضی کو چھوڑ کر خدا کی مرضی کو مقدم کرنا ہوگا۔ پہلے دو جملوں میں اپیل کی گئی ہے۔ اور اس کے بعد "یقولون" کو حذف کر کے تبلایا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے حال سے خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو کر دنیا کے سامنے اپنی عبودیت کو بطور نمونہ اور مثال کے پیش کرنے والے ہیں۔ لفظ قول کو کیا ہی موقع اور محل پر حذف کیا گیا ہے۔

(۵) لا یکلف اللہ نفسًا الا وسعھا ط لھا ماکسبت وعلیھا ما اکتسبت ...... ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا (البقرہ ع ۴۰)

یعنی اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اسی قدر ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ جتنی اس کی وسعت ہو۔ اس کے فائدہ کے لئے ہے۔ جو نیکی اس نے کمائی۔ اور اسی کے لئے وبالِ جان ہے۔ وہ بدی جو اس نے حاصل کی۔...... اے ہمارے رب ہم سے مواخذہ نہ کر اگر ہم بھول گئے۔ یا ہم نے خطا کی......"

اس آیت میں ربّنا سے پہلے یقولون حذف ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہاں بھی مواخذہ اور سزا کا مقام ہے۔ جیسا کہ آیت وعلیھا ما اکتسبت سے واضح ہے۔ اس کی تفصیل پہلی دو مثالوں میں گزر چکی ہے۔ اس ساری آیت میں بار بار لفظ "ربّنا" کا اعادہ کیا گیا ہے۔ اور قول کے لفظ کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ دراصل دعا وہی قابل قبول ہوتی ہے۔ جو محض زبان سے نہ ہو بلکہ اپنے ساتھ قلبی جذبات رکھتی ہو۔ سورہ بقرہ کی آخری آیت میں نو جملے ہیں۔ ہر جملہ اپنے اندر ایک مستقل مضمون رکھتا ہے۔ اور یہ سارے جملے طبعی اور نہایت ہی بلیغ ترتیب کے ساتھ قائم ہیں۔ اس کی تشریح کسی دوسرے عنوان کے ماتحت انشاء اللہ کی جائے گی۔

(۶) ورسولًا الیٰ بنی اسراءیل...... انّی قد جئتکم بایۃ من ربکم ہ ...... انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرًا باذن اللہ وابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتی باذن اللہ۔ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ط ان فی ذالک لایۃ لکم ان کنتم مومنین ج ومصدقًا لما بین یدیّ من التوراۃ ولاحلّ لکم بعض الذی حرم علیکم وجئتکم بایۃ من ربکم فاتقوا اللہ واطیعون۔ ان اللہ ربّی وربکم فاعبدوہ۔ ھٰذا صراطٌ مستقیم (آل عمران ع ۵)

یہاں بھی ورسولًا الیٰ بنی اسراءیل کے بعد قول کا لفظ مع صلہ محذوف ہے۔ ان آیات میں سولہ باتیں بیان کی گئی ہیں۔ یعنی یہ کہ "میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی شکل جیسی شکل پیدا کروں گا۔ اور اس میں پھونکوں گا۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے پرندہ ہو جائے گا۔ میں اندھے اور کوڑھی کو بری قرار دوں گا۔ اور مردوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ کروں گا۔ اور تمہیں خبر دوں گا اس کے متعلق جو تم کھاؤ گے۔ اور جو تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرو گے۔ اور میں تورات کی ان باتوں کی تصدیق کرنے والا ہوں جو پہلے سے ہیں۔ اور جو چیزیں تم پر حرام کی گئی ہیں۔ ان میں سے بعض کو حلال کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کو سپر بناؤ۔ اسی کی ناراضگی سے بچو۔ اور میری فرمانبرداری کرو۔ اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے۔ اسی کی عبادت کرو۔ یہ سیدھی راہ ہے۔"

چونکہ یہ ساری باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت کا خلاصہ ہیں۔ یہ آپؑ کے محض الفاظ نہیں۔ جو آپ نے بیان کئے۔ اس لئے عین موقعہ و محل کے تقاضا سے قال کا لفظ یہاں محذوف ہے۔

(۷) یوم تبیض وجوہ وتسودّ وجوہ فامّا الذین اسودّت وجوھھم۔ اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون۔ (آل عمران ع ۱۱)

یعنی جس دن کئی چہرے سفید ہوں گے۔ اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے۔ وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہو گئے۔ (ان سے کہے گا) کیا تم اپنے ایمان کے بعد کفر کیا؟ سو تم سزا کا مزہ چکھو بوجہ اس کے کہ تم انکار کیا کرتے تھے۔"

اس آیت میں اکفرتم سے پہلے قال کا لفظ محذوف ہے۔ کیونکہ یہاں سوال و جواب کا موقع نہیں بلکہ سزا کا موقع ہے۔ کفار کی ناکامیاں جو ان کے چہروں کو سیاہ کر دیں گی۔ وہی زبانِ حال سے ان کو مخاطب کریں گی۔ کہ یہ تمہارے کفر کا نتیجہ ہیں۔

(۸) الذین یذکرون اللہ قیامًا وقعودًا وعلیٰ جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوات والارض...... ربنا ما خلقت ھٰذا باطلًا۔ سبحانک فقنا عذاب النار ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ وما للظالمین من انصار۔ ربنا اننا سمعنا منادیًا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا ربّنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاٰتنا وتوفنا مع الابرار۔ ربنا واٰتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد۔ (آل عمران ع ۲۰)

یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر یاد کرتے ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔ (وہ بے اختیار کہتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے یہ بے فائدہ پیدا نہیں کیا ہے۔ پاک ہے تو ہمیں آگ کی سزا سے بچا....."

ان آیات میں یتفکرون فی خلق السمٰوات والارض کے بعد یقولون کا لفظ محذوف ہے۔ کیونکہ یہاں وجدانی اقرار موجود ہے۔ جو زمین و آسمان کی پیدائش پر غور کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ ایسے ہی وہ دعائیں جو ان آیات میں مذکور ہیں۔ وہ بھی درحقیقت وجدانی کیفیت رکھتی ہیں۔ اس لئے ہر دعا سے پہلے قال کا لفظ چھوڑ دیا گیا ہے۔

(۹) ولو تریٰ اذ الظّٰلمون فی غمرات الموت والملٰئکۃ باسطوا ایدیھم۔ اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون۔ بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق وکنتم عن اٰیاتہ تستکبرون (انعام ع ۱۱)

یعنی اگر تو دیکھے۔ جبکہ ظالم موت کی شدتوں میں ہوں گے۔ اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلا رہے ہوں گے۔ (اور کہیں گے) اپنی جانوں کو نکالو آج تمہیں ذلت کی سزا بطور بدلہ دی جائے گی۔ بوجہ اس کے کہ تم اللہ پر ناحق کہتے تھے۔ اور تم اسی کی آیات سے تکبر سے اعراض کیا کرتے تھے۔"

اس آیت میں بھی "اخرجوا" سے پہلے لفظ قول محذوف ہے۔ کیونکہ یہاں بھی مواخذہ اور سزا کا محل ہے۔ اور اس کا حال سے تعلق ہے نہ کہ قال سے۔

(۱۰) اسی قسم کی سورہ سجدہ کی یہ آیت ہے:-

ولو تریٰ اذ المجرمون ناکسوا رءوسھم عند ربھم۔ ربنا ابصرنا وسمعنا فارجعنا نعمل صالحًا انا موقنون (سجدہ ع ۲)

یعنی اور اگر تو دیکھے۔ کہ جب مجرم اپنے سروں

(باقی صفحہ ۸ پر)

قتلِ مرتد۔ محشرستانِ حکومتِ الٰہیہ کا ایک خونچکاں منظر

ہمسارا ہر امر میں متفق ہونا ضروری نہیں۔ (ادارہ)

(۲)

کوئی استبداد نہیں

قرآن کفر و ایمان کے معاملے میں طبعی قوت (استبداد) کے استعمال کو انسانیت کے خلاف سنگین جرم قرار دیتا ہے چنانچہ سرخیلِ طائفہ مستبدین یعنی فرعون مصر کے خلاف جو فردِ جرم اس نے مرتب کی ہے اس میں واضح طور پر جتا دیا ہے کہ وہ کفر و ایمان کے معاملے میں استبداد سے کام لیتا تھا چنانچہ جب اس کے دربار کے ساحرین حضرت موسیٰؑ پر ایمان لے آئے تو اس نے گرج کر کہا کہ آمنتم بہ قبل ان آذن لکم (۷/۱۲۳) "کیا تم میری اجازت سے پہلے ہی ایمان لے آؤ گے" تم نے کفر اور ایمان کے معاملے میں اپنے فیصلے ہی کو قولِ فیصل سمجھ لیا ہے۔ اور یہ نہیں دیکھا کہ اس باب میں میری منشا کیا ہے؟ اچھا فلسوف تعلمون (۲۶/۴۹) "تمہارے ہاتھوں اور پاؤں میں ابھی ہتھکڑیاں ڈلواتا ہوں (یا انہیں کٹواتا ہوں) اور اس کے بعد تم سب کو سولی پر چڑھاتا ہوں" یہ تھا وہ فرعونی حکم جسے قرآن نے اس کے سنگین جرائم کی فہرست میں گنوایا ہے اور یہ ایک فرعونِ مصر پر ہی کیا موقوف تھا تمام فراعنہ دہر اور جابرانِ عصر اپنے اپنے وقتوں میں یہی کچھ کیا کرتے تھے۔ قوم شعیب نے حضرت شعیبؑ سے یہی کہا تھا کہ "ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اپنی بستی سے باہر نکال دیں گے" او لتعودن فی ملتنا (۷/۸۸) "یا تمہیں ہمارے مذہب میں واپس آنا ہوگا"۔ یہ روش ہر رسول کے خلاف اختیار کی گئی۔

وقال الذین کفروا لرسلھم لنخرجنکم من ارضنا او لتعودن فی ملتنا (۱۴/۱۳)

ارباب کفر نے اپنے رسولوں سے یہی کہا کہ یا ہم تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تمہیں ہمارے مذہب میں واپس آجانا ہوگا۔

یعنی اگر یہاں رہنا چاہو تو ہمارے مذہب میں پھر سے واپس آجاؤ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ہم تمہیں یہاں نہیں رہنے دیں گے۔

قرآن نے امم سابقہ کی فہرستِ جرائم میں اس جرم کو نمایاں حیثیت دے کر یہ واضح کر دیا کہ کفر اور ایمان کے معاملے میں جبر و استبداد انسانیت کے خلاف بدترین جرم ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس باب میں انسان کو اختیار و ارادہ دیا ہے۔ اب اس کے اس اختیار و ارادہ کو سلب کر لینا خدا کے فیصلے کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت اور شرفِ آدمیت کا سلب و نہب ہے۔ اس نے اس باب میں یہاں تک تاکید کر دی کہ:۔

وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مامنہ ذلک بانھم قوم لا یعلمون (۹/۶)

اگر (جنگ کی حالت میں) ان مشرکین میں سے کوئی تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے پھر اسے اس کی امن کی جگہ تک پہنچا دو۔ یہ اس لئے کہ یہ لوگ حقیقت کا علم نہیں رکھتے۔

حالتِ جنگ میں بھی زبردستی نہیں کی جاسکتی

یعنی حالتِ جنگ میں بھی کسی کو بہ جبر و اکراہ مسلمان نہ بناؤ۔ مشرک کو قرآن سناؤ۔ پھر اسے اس کے امن و سکون تک بحفاظت پہنچا دو اور اس طرح اسے مہلت دو کہ وہ تمہاری سنائی ہوئی بات (قرآن) پر غور و فکر کرے اور اس کے بعد اگر اس کا دل جھکے تو اس پر ایمان لے آئے۔ بلا علم و بصیرت ایمان لانے سے کچھ حاصل نہیں اس لئے کہ ایمان کا تعلق یکسر انسان کے قلب سے ہے۔ جب تک انسان کا قلب مطمئن نہیں ہوتا اس میں ایمان داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ وہ لوگ جو مسلمانوں کی فتوحات سے متأثر ہو کر ان کی جماعت میں شامل ہو گئے تھے وہ انہیں بھی کھلے کھلے الفاظ میں کہتا ہے کہ اپنے آپ کو مومن مت کہو ولما یدخل الایمان فی قلوبکم (۴۹/۱۴) اس لئے کہ ہنوز ایمان تمہارے دلوں کے اندر داخل نہیں ہوا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ اور کفر ہو یا ایمان۔ اس کا تعلق اعماقِ قلب سے ہے۔ یہ اقرار جب تک دل کی گہرائیوں سے نہیں پھوٹتا اقرار کہلا ہی نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ان سے کہہ دیا گیا کہ اگر کسی شخص سے زبردستی کفر کا اقرار لے لیا جائے درآنحالیکہ اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو تو اس کا اس قسم کا اقرار اسے کافر نہیں بنا دیتا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان (۱۶/۱۰۶) "جسے کفر پر مجبور کر دیا جائے حالانکہ اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو" تو وہ کافر نہیں ہو جاتا۔

لا اکراہ فی الدین

لہٰذا قرآن نے سمائے دنیا پر نور کے حروف سے لکھ دیا کہ

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی (۲/۲۵۶)

دین کے معاملے میں کسی قسم کا جبر و اکراہ جائز نہیں۔ ہدایت اور گمراہی ایک دوسرے سے متمیز ہو چکی ہے۔ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر جس کا جی چاہے ایمان اختیار کرے جس کا جی چاہے کفر کی راہ پر چلے لست علیھم بمصیطر تم ان پر داروغہ مقرر نہیں کئے گئے کہ انہیں زبردستی مسلمان بناؤ۔

یہ ہے قرآن کریم کی تعلیم جس میں کوئی ابہام نہیں کسی قسم کی گنجلک نہیں کوئی پیچیدگی نہیں۔ کہیں ذرا سا شک و شبہ نہیں لیکن قرآن کی اس قدر کھلی کھلی اور واضح تعلیم کے خلاف ہمارے مولوی کا مذہب یہ ہے کہ

ملا کا مذہب

من بدل دینہ فاقتلوہ (روایت) جو شخص اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔

اور اس مذہب کے متعلق "امیر جماعتِ اسلامی" سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی کا ارشاد ہے کہ کامل بارہ سو برس تک یہ امت کا متفق علیہ مسئلہ رہا ہے۔ چنانچہ وہ "مرتد کی سزا اسلامی قانون میں" لکھتے ہیں:۔

"یہ بات اسلامی قانون کے کسی واقف کار آدمی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ اسلام میں اس شخص کی سزا قتل ہے جو مسلمان ہو کر پھر کفر کی طرف پلٹ جائے۔ اس باب میں پہلا شک جو مسلمان کے اندر پیدا ہوا وہ انیسویں صدی کے دورِ آخر کی تاریک خیالی کا نتیجہ تھا ورنہ اس سے پہلے کامل بارہ سو برس تک یہ تمام امت کا متفق علیہ مسئلہ رہا ہے اور ہمارا پورا دینی لٹریچر شاہد ہے کہ قتلِ مرتد کے معاملے میں مسلمانوں کے درمیان کبھی دو رائیں نہیں پائی گئیں"۔ (ص۵)

مودودی صاحب کے ارشادات

یعنی مودودی صاحب کے ارشاد کے مطابق لا اکراہ فی الدین (دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر اور اکراہ نہیں) کا ارشاد تو انیسویں صدی کے دورِ آخر کی "تاریک خیالی" کا نتیجہ ہے۔ اور دین بدلنے والے کو سولی چڑھا دینے (لا صلبنکم) کا "فرعونی حکم" (معاذ اللہ معاذ اللہ) اسلام کے درخشندہ عہد کی یادگار رہے۔ ؎

اے محمدؐ گر قیامت را برآری سر زخاک
سر برآور ایں قیامت درمیانِ خلق ہیں!

کفر اور ایمان کے معاملے میں قرآن نے جو بنیادی تعلیم پیش کی ہے وہ آپ تفصیلی طور پر گذشتہ صفحات میں دیکھ چکے ہیں وہ اس باب میں ذرا بھی جبر و اکراہ گوارا نہیں کرتا چہ جائیکہ وہ دین بدلنے والے کو حوالۂ تیغ کر دے۔ لیکن مودودی صاحب نے اپنی "تحقیق" کا آغاز اس عنوان سے کیا ہے۔

"حکمِ قتلِ مرتد کا ثبوت قرآن سے"

یقیناً ہر وہ شخص جو دین میں قرآن کو حجت مانتا ہے اس عنوان کو دیکھ کر رک جائے گا۔ کیونکہ ایک طرف تو وہ دیکھ چکا ہے کہ دین کے معاملے میں قرآن کس قدر وضاحت سے بیان کرتا ہے کہ اس میں کسی قسم کا اکراہ نہیں۔ اور دوسری طرف اسے یہ عنوان دکھائی دیتا ہے کہ قرآن مرتد کے قتل کرنے کا حکم دیتا ہے۔ لہٰذا یہ مقام نہایت غور و فکر سے دیکھنے کا ہے۔ مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

"ذرائع معلومات کی کمی کی وجہ سے جن لوگوں کے دلوں میں یہ شبہ ہے کہ شاید اسلام میں مرتد کی سزا قتل نہ ہو اور بعد کے "مولویوں" نے یہ چیز اپنی طرف سے اس دین میں بڑھا دی ہو۔ ان کو اطمینان دلانے کے لئے میں مختصراً اس کا ثبوت پیش کرتا ہوں"۔ (ص۹)

ہم اس بات کو ذرا آگے چل کر بیان کریں گے کہ قرآن کی ایسی کھلی ہوئی تعلیم کے خلاف "مولویوں" نے کس مقصد کیلئے قتلِ مرتد کا حکم وضع کیا اور اسے کس مطلب کے لئے اسلام میں داخل کیا۔ اس وقت صرف یہ دیکھئے کہ مودودی صاحب اس باب میں قرآن سے کیا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ دیکھئے اور ان کی جرأت اور جہالت کا ماتم کیجئے۔ فرماتے ہیں:۔

مودودی صاحب کی قرآنی دلیل

قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین ونفصل الآیات لقوم یعلمون۔ وان نکثوا ایمانھم من بعد عھدھم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمۃ الکفر انھم لا ایمان لھم لعلھم ینتھون (التوبہ ۲)

پھر اگر وہ (کفر سے) توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ ہم اپنے احکام ان لوگوں سے واضح طور پر بیان کر رہے ہیں جو جاننے والے ہیں۔ لیکن اگر وہ عہد (یعنی قبول اسلام کا عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ دیں اور تمہارے دین پر زبان طعن دراز کریں تو پھر کفر کے لیڈروں سے جنگ کرو۔ کیونکہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ شاید کہ وہ اس طرح باز آجائیں

(باقی)

صداقت کو پرکھنے کے تین معیار

(از مکرم عبد الحمید صاحب آصف از ربوہ)

(۱) کلام الٰہی

لاہور میں ایک دفعہ میری ملاقات ایک نومسلم سے ہوئی۔ جو دینی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ میں نے ان سے سوال کیا۔ کہ آپ نے اسلام کیوں قبول کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ اس لئے کہ اسلام دوسرے مذاہب سے اعلیٰ اور سچا مذہب ہے۔ میں نے سوال کیا۔ وہ کونسی چیز ہے۔ جو دوسرے مذاہب میں نہیں اور اسلام میں پائی جاتی ہے۔ اسکا جواب وہ نہ دے سکے۔ میں نے انہیں بتایا۔ کہ وہ خصوصیت جو اسلام میں ہے اور دوسرے مذاہب میں نہیں۔ یہی ہے۔ کہ اسلام کے اصولوں کے مطابق عمل کرکے ایک انسان اس مقام پر پہنچ سکتا ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ اس سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور اپنی زندگی کا ثبوت انا الموجود کہہ کر دیتا ہے۔ میں نے انہیں مزید بتایا۔ کہ یہی خصوصیت اسلام کے موجودہ فرقوں میں سے جس فرقہ کے اندر ہو خدا اس فرقہ کے بعض افراد سے ہمکلام ہوتا ہو۔ اس فرقہ کے صداقت پر ہونے کی ایک زبردست دلیل ہے اسلام کے موجودہ فرقوں میں سے سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی فرقہ بھی تو اس بات کا دعویٰ نہیں کرتا۔ کہ ان کے فلاں فلاں افراد سے خدا تعالیٰ ہمکلام ہوتا ہے۔ یہ امر اس بات کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ہی رضائے الٰہی کے مطابق سچا فرقہ ہے متلاشیان حق کے لئے صداقت کو پرکھنے کے لئے یہ ایک آسان راہ ہے۔

(۲) قرآن کریم کے معارف

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بیان فرماتا ہے۔ کہ لا یمسہ الا المطھرون کہ پاک دلوں کے سوا قرآن کریم کے معارف وحقائق غیروں پر نہیں کھلتے۔ یہ ایک زبردست خزانہ ہے۔ جو صرف ان کو ہی دیا جاتا ہے۔ جن کے دلوں میں پاکیزگی ہو۔ اب اس اصول کو لیکر متلاشیان حق اس بات کا فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ کونسا فرقہ یا جماعت ہے۔ جس کے بعض لوگوں پر قرآن کریم کے معارف وحقائق کھلتے ہیں۔ ایسے معانی جو آج سے قبل کسی کو معلوم نہیں تھے۔ کن لوگوں کا دعویٰ ہے۔ کہ ہمیں قرآن پاک خدا تعالیٰ سکھاتا ہے ہمارے سچا ہونے کا یہ ثبوت ہے۔ کہ قرآنی معارف ہم پر اللہ تعالیٰ کھولتا ہے۔ کیونکہ ہمارے دل پاک ہیں۔ اور ہمارے مخالفین پر یہ معارف نہیں کھولے جائیں گے۔ کیونکہ ان کے نفوس کا تزکیہ نہیں ہوا۔ یہ چیلنج جس فرقہ کی طرف سے ہے۔ وہی فرقہ سچا اور ناجی ہے۔ کوئی ہے جو اس معیار سے حق وباطل کی تمیز کرے؟

(۳) دین کی محبت

کئی لوگ احمدیوں سے یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ تم کو احمدی ہو کر کیا ملا۔ اس کے جواب میں علاوہ دیگر امور کے یہ امر بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔ کہ ہمیں احمدی ہو کر وہ چیز ملی۔ جو دوسرے فرقوں میں رہ کر نہ مل سکی۔ وہ ہے۔ **دین کی محبت**۔ دشمن سے دشمن سے بھی یہ سوال کریں۔ کہ بھئی تم اور بحثوں کو ایک طرف رکھو۔ تم خدارا یہ بتاؤ۔ کہ اگر ایک آدمی احمدی ہو جائے۔ تو اس کے اندر کونسی بے دینی ہو جاتی ہے۔ وہ پہلے سے زیادہ دیندار ہو جائے گا۔ یا بے دینی میں ترقی کرے گا۔ تو فوراً یہ جواب دے گا۔ کہ ایک شخص احمدی ہو کر واقعی دیندار تو بن جاتا ہے۔

حال ہی میں ایک احمدی کی جو نیا ہی احمدی ہوا ہے حضور کی خدمت میں یہ چٹھی موصول ہوئی کہ "خاکسار کو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ۱/۱۱ ماہ ہو گئے ہیں۔ اور حضور کی دعا اور توجہ سے خاکسار اپنے اندر کافی تبدیلی پاتا ہے۔ نماز وغیرہ میں لطف اور مزہ آنا شروع ہو گیا ہے۔ اور دل خدمت دین میں تسلی پاتا ہے" یہ دیکھیں ایک نئے احمدی کے اندر محض احمدیت کی تعلیم کی وجہ سے کس طرح دین کی محبت پیدا ہو گئی ہے۔ یہ صرف ایک مثال ہے۔ اس طرح کی لاکھوں مثالیں ہم احمدیت میں پیش کر سکتے ہیں۔ کہ وہ لوگ جو قسما قسم کے فسق وفجور میں مبتلا تھے۔ وہ احمدیت میں داخل ہو کر ان افعال شنیعہ سے نہ صرف تائب ہو گئے۔ بلکہ دینی روح ان کے اندر پیدا ہو گئی۔ بیعت کے بعد یہ تبدیلی اس امر کو ثابت کرتی ہے۔ کہ دینی روح صرف اور صرف احمدیت میں ہی پائی جاتی ہے۔ اس معیار کے مطابق اگر کوئی متلاشی حق احمدیت کی صداقت کو پرکھے گا۔ اور دوسرے فرقوں سے احمدیہ جماعت کا مقابلہ کرے گا۔ تو یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ وہ اس امر کا اعتراف نہ کرے کہ حق کدھر ہے۔

غرض درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اگر احمدیت کے پھل اچھے ہیں۔ تو احمدیت کا بیج اچھا ہے۔ مندرجہ بالا تین معیاروں سے اگر صداقت کو تلاش کیا جائے۔ تو بہت آسانی سے ایک متلاشی حق صداقت کو پالے گا۔

چودھری محمد ظفراللہ خان مشرق کے آسمان کا ایک درخشندہ ستارا ہے

مسلم ممالک کو ایک دوسرے کے قریب لانے کیلئے آپ نے بےلوث خدمات سرانجام دی ہیں

ترکی اخبارات کا تبصرہ

استنبول اور انقرہ دونوں جگہ کے اخبارات نے چودھری محمد ظفراللہ خاں وزیر امور خارجہ پاکستان کے دورہ ترکی کی کافی اشاعت کی ہے۔

ترکی کے اخبارات اُن کی سیاستدانی سے اور مسلم اقوام کو ایک دوسرے سے نزدیک لانے کی کوشش سے کافی متاثر ہیں۔ انقرہ کا اخبار "ھابر" رقمطراز ہے کہ:۔

"یہ قابل سیاستدان مشرق کے آسمان کا ایک درخشندہ ستارہ ہے۔ اقوام متحدہ میں امن پسند پاکستان کے خاص مندوب کی حیثیت سے موصوف نے نہایت ہمدردی کے ساتھ اور ہر امکانی کوشش کرکے دنیا کے امن اور تحفظ کے لئے کام کیا ہے"

اخبار مذکور نے ایک غیر ملکی نامہ نگار کا حوالہ دیا ہے۔ جس نے ایک مرتبہ پاکستان کے وزیر امور خارجہ کے متعلق کہا تھا کہ

"اگر مشرق ومغرب کے تمام سیاستدان موصوف کی طرح ہوتے۔ تو دنیا اپنی موجودہ تکالیف سے جلد ہی چھٹکارا پا جاتی"

روزنامہ "قدرت" کے مدیر از قزل الکیا نے پاکستان کے اس بےلوث کام کی تعریف کی ہے۔ کہ اس نے مسلم ممالک کو ایک دوسرے سے نزدیک لانے کی کوشش کی ہے۔ اور کہا ہے۔

"پاکستان نہ صرف ایک نہ ختم ہونے والی دولت کا ملک ہے بلکہ وہ ہر موقع پر اپنے تاریخی کی اصلی شرافت کا جواز پیش کرتا ہے۔ پاکستان ایک ملک ہونے کی حیثیت سے کوشش کر رہا ہے۔ کہ اپنی حاکمیت اعلیٰ قائم کرنے کے لئے اسلامی مذہب سے جس قدر ہو سکے فائدہ اٹھائے۔ اس بیسویں صدی میں طرز جدید کے وہ دیوانے جن پر مذہبیت کا تنگ نظریہ مسلط ہے۔ مذہب کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں ایسے وقت پاکستان ایک ایسا غیر مذہبی دستور دو آئین بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ جس کی بنیاد اسلامی خیالات پر مبنی ہو۔

جو لوگ مذہب کے معنی اخلاقی ترقی سمجھتے ہیں۔ ہم اُن کو پاکستان کی حاصل کردہ سماجی اور اقتصادی ترقی کو دکھانا چاہتے ہیں۔ اس ہمسایہ ملک نے اپنی اقتصادی ترقی کو اسطرح عملی جامہ پہنایا ہے جس پر طول طویل مضامین لکھے بغیر نظر ڈالنا ممکن نہیں۔ پاکستان کی تمام سرگرمیوں میں خاصکر مسلم ممالک کو ایک دوسرے سے قریب تر لانے والے منصوبے کو سب پر فوقیت حاصل ہے۔

مسٹر الکیا اس چیز کا افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہ ترکی احتفال العلماء میں حصہ نہ لے سکا۔ لکھتے ہیں کہ:۔

"ہم سب جانتے ہیں کہ ترکی وہ ملک ہے۔ جو مذہبی معاملات کو دنیاوی معاملات سے علیحدہ رکھتا ہے۔ لیکن اس نظریہ کے کچھ نکات ایسے ہیں۔ جو ہمیں ہمیشہ خیال میں رکھنا چاہئیں۔ بلاشبہ ہم لوگ اعتقاد اور خیالات وجذبات کے لحاظ سے مسلمان ہیں۔ اور ہمارا فطری مقام اسلام کے اندر ہے۔ چونکہ ہم لوگوں نے مسلم دنیا کی صدیوں سے قیادت کی ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ قدرتی اور ضروری ہے۔ آج بھی ہمارا ملک جس میں ۹۸ فیصدی مسلمان ہیں۔ مسلم اقوام کے گنبے میں سب سے زیادہ طاقتور اور ترقی یافتہ ہے۔ مسلم دنیا سے ہماری ظاہری علیحدگی کی ضد کوئی بھی معنی نہیں رکھتی۔"

جماعتہائے ضلع گوجرانوالہ توجہ فرمائیں

۲ مارچ ۵۲ء بروز اتوار ضلع گوجرانوالہ کی جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو ایک اہم اجلاس میں شرکت کے لئے بلایا گیا تھا۔ مگر افسوس کہ اس اجلاس میں ضلع بھر کی ۲۹ جماعتوں میں سے صرف ۸ جماعتوں کے نمائندے شریک ہوئے۔ اور جس مقصد کیلئے یہ اجلاس طلب کیا گیا تھا۔ وہ کماحقہ پورا نہ ہو سکا۔ تاہم اجلاس کی کاروائی کا ضروری حصہ غیر حاضر جماعتوں کی آگاہی کیلئے شائع کیا جاتا ہے:۔ (۱) ہر جماعت میں سیکرٹری تبلیغ۔ سیکرٹری تعلیم وتربیت اور سیکرٹری امور عامہ کا انتخاب کرکے مرکز سے ان کی منظوری لی جائے۔ اور ان کے ناموں اور ایڈریس سے مجھے بھی اطلاع دیجائے۔ (۲) یہ سیکرٹریاں اپنی کارگذاری کی ماہوار رپورٹ مرکز میں ارسال کیا کریں۔ رپورٹ ضرور بھیجیں۔ خواہ کام بالکل نہ ہوا ہو۔ تاکہ ان کو کام نہ کرنے کا احساس پیدا ہو اور آئندہ کام کریں۔ اور تاکہ ان کو کام کرنے کی طرف توجہ دلائی جاسکے۔ اور اسکی ایک کاپی مجھے بھی بھیجا کریں (۳) سیکرٹری مال اپنی جماعت کی سالانہ رپورٹ مرتب کرکے جائزہ لیں۔ کہ کس قدر چندہ ادا ہوا ہے اور کوشش کریں کہ ۸۰ فی صدی کم از کم چندہ ہر جماعت کا وصول ہو کر مرکز تک پہنچ جاوے۔ اور اس کی اطلاع مجھے دیں تاکہ ضلع کے مقامی اخراجات کیلئے مرکز سے گرانٹ کا مطالبہ کیا جائے (۴) سیکرٹری امور عامہ اپنی اپنی مردم شماری کرائیں۔ مردم شماری دو ہفتہ کے اندر مکمل ہو جانی چاہیئے۔ اس لسٹ کی ایک کاپی اپنے پاس رکھیں ایک مرکز میں ارسال کریں اور ایک مجھے بھیجیں مردم شماری کی لسٹ مندرجہ ذیل ترتیب سے بنائی جائے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
نام	ولدیت یا زوجیت	شادی شدہ یا غیر شادی شدہ	مرد یا عورت	عمر	تعلیم	قوم	پیشہ	سکونت	کیفیت

امید ہے۔ کہ جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور امراء جلد ان باتوں پر عمل کروا کر

[illegible]

قرآن مجید کی معجزانہ بلاغت (بقیہ صفحہ ۴)

بوجہ شرمندگی کے اپنے رب کے حضور جھکائے ہونگے. (کہیں گے) اے ہمارے رب ہم نے دیکھ لیا۔ اور سن لیا۔ ہمیں دنیا کی طرف لوٹا کہ ہم نیک عمل بجا لائیں ہم یقین کر چکے ہیں"۔

یہاں بھی ربنا سے پہلے قول کا لفظ محذوف ہے۔ کیونکہ شدتِ ندامت کی وجہ سے وہ زبانِ حال سے اپنے یقین کا اظہار کرنے والے ہوں گے۔ لفظی قول و اقرار کی حاجت نہ رہے گی۔

یہ چند مثالیں ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے۔ کہ کلام حکیم میں موقع و محل کے عین مطابق لفظ قال وغیرہ کو حذف کیا گیا ہے۔ یہی اسلوب قرآن مجید میں آپ جابجا پائیں گے۔ جہاں قال یقول کا لفظ ظاہرًا استعمال ہوا ہے۔ وہاں ظاہرًا ہی استعمال ہونا چاہیئے تھا۔ اور جہاں حذف کیا گیا ہے۔ وہاں اس کا حذف ہونا ہی ضروری تھا۔ اسی طرح قرآن مجید میں تمام الفاظ پوری موزونیت اور مناسبت اور ترتیب بلیغ سے اپنی جگہ پر واقع یا محذوف ہیں۔

(منقول از رسالہ الفرقان احمد نگر مارچ ۱۹۵۲ء)

اسلامی ممالک کا اتحاد

(از روزنامہ آفاق ۶ مارچ ۵۲ء)

چند دن ہوئے وزیر خارجہ پاکستان چودھری ظفر اللہ خاں نے قاہرہ کے دورانِ قیام میں تمام اسلامی ملکوں کو متحد کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ اس تجویز کا ہر اسلامی ملک نے خیر مقدم کیا ہے۔ اور مزید خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ مصر کی سب سے بڑی سیاسی پارٹی کے سرکاری آرگن "البلاد المصری" نے جو عربی دنیا کا سب سے با اثر اور کثیر الاشاعت اخبار ہے۔ چودھری ظفر اللہ خاں کی اس تجویز کو سراہا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ چودھری صاحب نے ایک پرہمت اور حوصلہ افزا قدم اٹھایا ہے۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اس میں کامیاب ہوں۔

مصر ایک لحاظ سے عربی دنیا کا دل اور دماغ ہے۔ اور مصر کا دل اور دماغ اس وقت وفد پارٹی ہے۔ اگر مصر کی وفد پارٹی اس قسم کی تجویز کو اپنانے کے لئے آمادہ ہو جائے۔ تو اسلامی ملکوں کا اتحاد آسانی سے عملی جامہ پہن سکتا ہے۔

اسلامی ملکوں کے متحد ہونے کی صرف یہی وجہ نہیں کہ ان میں بسنے والوں کی اکثریت مذہبًا مسلمان ہے۔ بلکہ یہ سب ملک اس لئے بھی متحد ہونے چاہئیں۔ کہ یہ جغرافیائی اعتبار سے ہمسائے ہیں۔ ان کا دفاع مشترکہ ہی ہو سکتا ہے۔ ان سب کے ایک سے اقتصادی مسائل ہیں۔ اور مزید برآں چونکہ ان تمام کو سیاسی لحاظ سے بھی ایک ہی قسم کے مسائل سے اس وقت دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ ہم چودھری ظفر اللہ خاں کی اس تجویز کو موجودہ حالات کے لئے بہت مناسب سمجھتے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ اگر یہ تجویز عمل میں آ جائے۔ تو نہ صرف اسلامی ممالک

مفید معلومات

کراچی میں پاکستانی بحریہ کی پہلی خشک گودی کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے۔

— تھل کے علاقہ میں ۵۵ ہزار ایکڑ زمین مہاجر فوجیوں کے لئے الاٹ کی گئی ہے۔

— عالمی ادارہ صحت نے اقوام متحدہ کے بین الاقوامی ہنگامی فنڈ برائے اطفال کے تعاون سے پاکستان میں صحت کی متعدد اسکیمیں شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جن پر ۱۹۵۲ء اور ۱۹۵۳ء میں علی الترتیب ۴۸۵۰۰۰ ڈالر اور ۵۴۷۰۰۰ ڈالر صرف ہوں گے۔

— میانوالی کے برقابی پراجیکٹ پر ۶ کروڑ روپے صرف ہوں گے۔ اور اس پراجیکٹ سے جو پانچ سال کی مدت میں مکمل ہو گا۔ ۱۰۳۰۰۰ کلو واٹ برقی طاقت مہیا ہو گی۔

— پنجاب میں آبپاشی کے پراجیکٹ سے شاہ پور اور میانوالی کے اضلاع میں مزید ۳۲۰۰۰ ایکڑ زمین زیر کاشت آ جائے گی۔

— پاکستان میں ٹیلیفون کا سامان تیار کرنے کے واسطے ایک کارخانہ کے قیام کے لئے حکومت پاکستان اور جرمنی کے ادارہ مسرز سیمنز اینڈ ہالسکے کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

— چٹاگانگ میں پاکستانی تجارتی بحریہ اکیڈمی قائم کی جائے گی۔

— پاکستانی صوبوں اور ریاستوں کی معاشرتی ترقی کے منصوبوں کے لئے حکومت پاکستان ۸ کروڑ روپے دے گی۔

— حکومت پنجاب اپنے صوبہ میں پارچہ بافی کے چھ کارخانے قائم کرے گی۔ جن میں سے دو کارخانے تھل کے علاقہ میں ہوں گے۔

— کراچی میں علوم خانہ داری کا کالج قائم کیا جا رہا ہے۔ اس کی عمارت کا سنگ بنیاد مسز ڈوولٹسٹ نے رکھا ہے۔

— برما سے منی آرڈر سروس دوبارہ شروع ہو گئی ہے۔

— حکومت پاکستان نے ۵ فروری ۱۹۵۲ء سے پچیس، تیس اور پینتیس روپے والے نئے ڈیزائن کے چھپے ہوئے کورٹ فیس اسٹامپ جاری کئے ہیں۔

— تقسیم ملک کے بعد سے اب تک دس لاکھ سے زائد افراد کو متبادلہ روزگار کے دفاتر کی معرفت روزگار دلایا گیا ہے۔

— کراچی کے پوسٹ ماسٹر جنرل سندھ و بلوچستان کے تحت ایک ٹیلیفون بورڈ قائم کیا گیا ہے۔

— حکومت فن لینڈ نے مناسب افسر کے جاری کردہ پاسپورٹ رکھنے والے پاکستانیوں کو یکم جون تا ۳۱ اگست ۱۹۵۲ء کی مدت میں داخلہ کے ویزا کے بغیر فن لینڈ جانے اور وہاں قیام کرنے کی اجازت دی ہے۔

— حکومت ہندوستان کی درخواست پر بمبئی میں پاکستان کا پرمٹ کا دفتر ۲۹ فروری ۱۹۵۲ء سے قطعی طور پر بند کر دیا گیا ہے۔

— مسٹر شعیب قریشی مسٹر محمد اسمٰعیل کی جگہ ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر مقرر کئے گئے ہیں۔

— سید میران محمد شاہ اسپین میں پاکستان کے سفیر مقرر ہوئے ہیں۔

درخواست دعا۔ احباب میری بچی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم اسے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (احقر محمد صدیق کاتب الفضل)

اعلانِ نکاح

پسرم مرزا محمد لطیف چغتائی بی۔ اے ملازم سٹیٹ بنک پاکستان کراچی کا نکاح عزیزہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم ایچ ایم مرغوب اللہ صاحب سرکل اکونٹنٹ سنٹرل سرکل پی۔ ڈبلیو۔ ڈی، پشاور دختری حضرت حکیم حکیم محمد عبد الجلیل صاحب رضی اللہ عنہ بھیروی کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر خاکسار نے مورخہ ۱۶-۲-۵۲ کو بمقام شیخوپورہ پڑھا احباب کرام بالخصوص صحابہ کرام و محترم درویشان قادیان سے درخواستِ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے کامیاب و مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (خاکسار مرزا غلام نبی چغتائی ریٹائرڈ محلہ پورن نگر مکان نمبر ۸ عقب سیالکوٹ شہر)

اعلانِ نکاح

۲۹ فروری ۵۲ء کو مسمی غلام احمد ولد رڈے خان ساکن چک ۱۳ جنوبی ضلع سرگودہا کا نکاح مسماۃ مختار بیگم بنت چوہدری اللہ بخش صاحب سکنہ چک ۳۳۲ ج۔ب رمنی دیو ضلع لائلپور سے بعوض مہر مبلغ ۔/۵۰۰ روپیہ حکیم محمد حکیم سیکرٹری تعلیم و تربیت نے پڑھا احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یہ تعلق طرفین کے لئے ترقی و برکت کا موجب بنائے۔ محمد شریف احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رمنی دیو چک ۳۳۲ ڈاکخانہ خاص براستہ پکا انا ضلع لائلپور)

بقیہ صفحہ ۳ لیڈر

تو وہ دوسرے فرقہ کے لوگوں کا قتل عام شروع کر دیتا۔ اس طرح مذہبی اخلاق کی بناء پر یورپ کی سرزمین بے گناہوں کے خون سے سرخ ہو گئی۔

اس انتہائے ظلم و ستم کا نتیجہ یہ ہوا کہ مذہب کے مقابلہ میں خالص عقلیت نمودار ہو گئی۔ اس زمانے میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے۔ جنہوں نے سوچا کہ مذہب ہی دراصل تمام فتنہ و فساد کی جڑ ہے اس کو کم از کم حکومتی کاروبار سے نکال باہر کرنا چاہیئے اور حکومت کی بنیاد محض عقلیت پر رکھنی چاہیئے، مذہب کو انسان کا ذاتی اور نجی معاملہ قرار دینا چاہیئے اور اس کا نام انہوں نے سیکولرزم رکھا۔ بطور ایک نظریہ کے سیکولرزم کا بانی ایک شخص ہولی اوک ہوا ہے جس نے "اصول سیکولرزم" پر ۱۸۵۵ء میں پہلی کتاب لکھی ہے۔ اب جس شخص نے اسلام کا مطالعہ غور سے کیا ہے۔ سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کو بطور ایک دین کے اس نظریاتی تفریق سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ چونکہ ازمنہ وسطیٰ میں عیسائیت کی رسومات صرف مابعد الطبیعت سے ایسا تعلق رکھتی تھیں جس کو عقل کے ترازو پر تولا نہیں جا سکتا تھا۔ یہ مذہب اور عقلیت کی تفریق ایک دوسرے کے مدمقابل حریفانہ انداز میں ظاہر ہوئی اور اب تک چلی آتی ہے۔ مگر اسلام میں مابعد الطبیعات اور مافی الطبیعات میں کسی قسم کا کوئی تضاد نہیں پایا جاتا۔ اس لئے عیسائیت کے مقابلہ میں عقلیت جس نتیجہ پر پہنچی کہ ہر ایک انسان دین اختیار کرنے میں کلی مختار ہے اور حکومت جبر سے کسی کو ایک خاص مذہب اختیار کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ اسلام نے اسکو عدل و انصاف کا پہلا اصول تسلیم کیا ہے جیسا کہ قولہ تعالیٰ "لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی"

یعنی دین میں کسی قسم کا جبر کرنا نہیں ہے۔ کیونکہ ہدایت غی سے ممتاز ہو گئی ہے۔

اب جس دین میں حکومت کا پہلا اصول یہ قرار پاتا ہے کہ دین میں کسی قسم کا جبر و اکراہ نہیں ہے۔ اس کو اس قسم کی حکومت کہنا جس قسم کی عیسائی مذہبی حکومتیں یورپ میں تھیں۔ اور جن کے مقابلہ میں عقلیت یعنی سیکولر حکومت کا نظریہ معرض وجود میں آیا سخت غلطی ہے۔ اس طرح اسلامی حکومت کا امتیاز اس عیسائی مذہبی حکومت سے ہے جس میں عقلیت کا دخل نہیں تھا۔ اور جس میں لا اکراہ فی الدین کا اصول ملحوظ نہیں رکھا جاتا تھا۔ بلکہ جس پر کسی فرد کو بالجبر اپنے فرقہ میں داخل کرنا اس دلیل سے جائز ہی نہیں بلکہ کار ثواب تھا کہ جس طرح ڈاکٹر مریض کو جبراً کڑوی دوا پلانے یا اس کا اپریشن کرنے میں حق بجانب ہے۔ اسی طرح بالجبر صداقت پر لانا خود اس فرد کی اُخروی نجات کے لئے بہتر ہے۔ ظاہر ہے کہ عقلاً یہ دلیل نہایت بودی ہے۔ کیونکہ اس بات کے فیصلہ کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی معیار نہیں تھا کہ ڈاکٹر کون ہے۔ اور مریض کون؟ اس لئے یہ تمام کاروبار عقل کے خلاف تھا۔

اسلام نے جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے لا اکراہ فی الدین کے اصول کا اعلان کر کے اس غیر معقول دلیل کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع کر دیا ہے۔ اس طرح اسلام میں عقلیت یا سیکولرزم جہاں تک حکومت کا تعلق ہے دین کا حریف نہیں ہے۔ بلکہ دین کی ایک اصل ہے۔ اور ہماری دانست میں چوہدری ظفر اللہ خاں نے مذہبی اور اسلامی حکومت میں جو امتیاز کیا ہے۔ اس لحاظ سے کیا ہے۔ جس کی تھوڑی سی وضاحت ہم نے اوپر کی ہے۔

پاکستان اسلام کے اس اصول "آزادی ضمیر" کو قائم رکھنا چاہتا ہے۔ اس لحاظ سے ہم اسکو ایک اسلامی ملک کہتے ہیں۔ "آزادی ضمیر" کا اصول اس نے اصطلاحی سیکولرزم سے نہیں بلکہ اسلام سے لیا ہے۔ اور ہم ثابت کر سکتے ہیں کہ جہاں تک "آزادی ضمیر" کا تعلق ہے۔ دنیا کی سیکولر سے سیکولر حکومت بھی اسلام کے اصول لا اکراہ فی الدین کا مقابلہ نہیں کر سکتی نہ اجمال میں اور نہ تفصیلات میں۔

مصر میں فوجی ڈکٹیٹر شپ کے قیام کے امکانات

مصر کی موجودہ صورت حال

لندن ۱۴ مارچ۔ مصر کی وفد پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ وہ ہلالی پاشا کی حکومت کی مدد نہیں کریں گے اس بیان سے حکومت اور انتہا پسندوں کے درمیان ٹکر کے خدشات زیادہ قومی ہو گئے ہیں۔ اگر وفد پارٹی کو غیر قانونی قرار دیا گیا۔ تو مصر کے اندرونی تحفظات کو یہ نہایت شدید اندرونی کشمکش اسقدر خطرے میں ڈال دے گی۔ کہ اس سے نجات حاصل کرنے کا واحد حل فوجی ڈکٹیٹر شپ ہی تصور کیا جاتا ہے۔ ہلالی پاشا برابر یہ کوشش کر رہے ہیں کہ برطانیہ کے ساتھ بات چیت شروع کرنے سے پہلے اندرونی امن و امان قائم کر دیا جائے۔ لیکن اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ ہلالی پاشا مصر کے قومی مطالبات کے سلسلے میں جھک جائیں گے۔

لندن میں یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اگرچہ مذاکرات شروع کرنے کے وقت کا تعین ہلالی پاشا پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ لیکن حکومت برطانیہ گفتگو شروع کرنے کے بعد مصالحت کرنے میں کسی حد تک پیش قدمی کرنے کو بھی تیار ہو گی قریبی حلقوں کا خیال ہے کہ طرفین کو ان مقامات سے کچھ نہ کچھ ضرور ہٹنا پڑے گا۔ جنہیں اب تک ناقابل مصالحت تصور کیا جاتا رہا ہے۔ (اسٹار)

یوگوسلاویہ کے سائنسدانوں کو ایٹمی راز بتا دیئے گئے

لندن ۱۴ مارچ۔ برطانیہ کے جوہری سائنسدانوں نے جو طریقے اختیار کر رکھے ہیں ان کے متعلق یوگوسلاویہ کے ان سائنسدانوں کو واقفیت بہم پہنچا دی گئی ہے جنہوں نے گذشتہ ماہ برطانیہ کے جوہری طاقت کے مراکز کا دورہ کیا تھا۔ یوگوسلاوی ذرائع کا بیان ہے کہ ان سائنسدانوں نے برطانیہ کا مرکزی ایٹمی ادارہ بھی دیکھا۔ وہ وہاں سائنٹفک تعاون پیدا کرنے کے لئے گئے تھے۔

انسٹی ٹیوٹ ڈائریکٹر کا دعوےٰ ہے کہ انسٹی ٹیوٹ اس قدر ترقی کر چکی ہے کہ اب ایٹمی توت کے لئے سنجیدگی سے تحقیقات شروع کر دی جائے۔ (اسٹار)

دنیا بھر میں تیل کی کمی کا کوئی امکان نہیں

نیویارک ۱۴ مارچ نیشنل پٹرولیم کی طرف سے شائع کردہ ایک رپورٹ میں ان اندیشوں کو بے بنیاد قرار دیا گیا ہے کہ دنیا میں تیل کے ذخائر ختم ہو رہے ہیں یہ رپورٹ حکومت امریکہ شعبہ تیل اور گیس کی درخواست پر مرتب کی گئی تھی۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مستقبل میں خام تیل اور قدرتی گیس کی کافی سے زیادہ سپلائی یقینی ہے۔ اس کی مقدار ہمیشہ سے زیادہ ہے اور برابر بڑھتی جا رہی ہے (اسٹار)

لیاقت علیخاں کا قتل کسی سازش کا نتیجہ نہیں تھا

لاہور ۱۳ مارچ۔ راولپنڈی میں قائد ملت خان لیاقت علیخاں کے سانحۂ قتل کی تحقیقات کے لئے حکومت پاکستان نے جو کمیشن مقرر کیا تھا۔ اس کی رپورٹ کے متعلق ذمہ دار اور باخبر حلقوں سے حاصل شدہ معلومات کی بنا پر اب پورے اعتماد کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ پاکستان کے سابق وزیر اعظم کا قتل کسی باقاعدہ سازش کا نتیجہ نہیں تھا۔ بلکہ محض سید اکبر کی مجنونانہ حرکت اس قومی سانحہ کا باعث بنی۔ یاد رہے کہ تقریباً ایک سو چودہ صفحات پر مشتمل تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ کئی دن ہوئے حکومت پنجاب کو بھیج دی گئی تھی۔ تاکہ اسے مرکزی حکومت کے حوالے کیا جا سکے کمیشن لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس آنریبل جسٹس محمد منیر اور حکومت پنجاب کے فنانشل کمشنر مسٹر اختر حسین پر مشتمل تھا۔ کمیشن کے اجلاس راولپنڈی اور لاہور میں ہوتے رہے۔ اور اس کے سامنے عوام کے نکتۂ نظر کی ترجمانی شیخ فیض محمد نے کی تھی۔ (آفاق)

کوریا میں پھر لڑائی چھڑ گئی

ٹیول ۱۳ مارچ۔ آٹھویں امریکی فوج کے ہیڈ کوارٹر نے اعلان کیا ہے۔ کہ کوریا کے ایک سو پچپن میل لمبے محاذ پر آج پھر لڑائی چھڑ گئی۔ امریکہ کی پچیسویں ڈویژن نے اتحادی محاذ جنگ سے ایک سو گز کے فاصلے پر کمیونسٹ بٹالین کے ایک حملہ کو پسپا کر دیا۔ یہ اس مہینے کا سب سے شدید حملہ تھا جس میں بھاری توپیں بھی استعمال کی گئیں۔

پنجاب میں ۳۰ ہزار ٹن گندم کی تقسیم

لاہور ۱۴ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اب تک صوبے میں ۳۰ ہزار ٹن سے زیادہ گندم تقسیم کی جا چکی ہے۔ آج کل منٹگمری میں گندم کی قیمت تیرہ اور ساڑھے تیرہ روپے کے درمیان ہے۔ اور لاہور میں گندم اوسطاً پندرہ روپے من کے حساب سے مل رہی ہے۔ گندم کی ذخیرہ اندوزی کو ختم کرنے کے لئے جو آرڈیننس جاری کیا گیا تھا۔ اس کے باعث یکم مارچ تک ایک لاکھ پچھتر ہزار من گندم کے ذخیرے برآمد کئے گئے ہیں۔

سرکاری اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ یکم مارچ تک ایک ہزار آٹھ سو بیس چھاپے مارے گئے اور اکاسی ہزار چھ سو من گندم برآمد کی گئی جس میں تیرہ ہزار نو سو من گندم ضبط کر لی گئی۔ ذخیرہ اندوزی کے انسداد کے قانون کے تحت ۹۴ افراد کا چالان کیا گیا۔ (اسٹار)

عیسائیوں کی طرف سے مہاجرین کی امداد

عمان ۱۴ مارچ۔ اردن۔ لبنان اور مصر کے گرجوں کے نمائندوں نے عیسائیوں کی اس کانفرنس میں شرکت کی جو یروشلم میں مہاجرین کی امداد کے مسئلے پر غور کرنے کیلئے منعقد ہوئی تھی۔

کانفرنس فلسطین کے عرب مہاجرین کی عیسائی امدادی کمیٹی کی طرف سے مشرق قریب میں بسنے والے مہاجرین کے مسائل کے حل کیلئے طلب کی گئی تھی (اسٹار)

نئی دہلی ۱۴ مارچ۔ سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ بھارت سے پاکستان کو تیل کی برآمد میں گذشتہ نومبر تک ختم ہونے والے آٹھ ماہ میں اس سے قبل کے دو سال کی نسبت بہت زیادہ کمی واقع ہوئی ہے۔ اس مدت میں صرف ۵۴ ہزار پونڈ تیل برآمد ہوا ۱۹۵۰ء میں ۳ ہزار پونڈ اور ۱۹۴۹ء میں ۹۷ ہزار پونڈ تیل باہر بھیجا گیا (اسٹار)